104865 _ رمضان میں حائضہ بیوی سے جماع کرنے والے کا کفارہ

سوال

اگر کوئی شخص عام ایام میں حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کر لے یا پھر رمضان المبارك میں حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے اور اس سے توبہ کیسے ہو گی ؟
ہم سے ایسا ہو چکا ہے، اور ہمیں اس کی حرمت کا علم بھی تھا، اب ہماری نیت توبہ کرنے کی ہے، بتائیں کہ ہم اللہ سے توبہ کس طرح کر سکتے ہیں، برائے مہربانی کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے پر اللہ تعالی مجھے معاف کر دے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

علماء کرام کا اجماع ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ جماع کرنا حرام ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

}اور آپ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیں کہ حیض گندگی ہے، چنانچہ تم حیض کی حالت میں بیوی سے علیحدہ رہو، اور اس کے قریب مت جاؤ حتی کہ وہ پاك صاف ہو جائیں {البقرۃ (222).

اور حدیث میں ہے کہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو کوئی بھی حائضہ عورت سے جماع کرے، یا اپنی بیوی سے پاخانہ والی جگہ کو استعمال کرے، یا کسی نجومی اور کاہن کے پاس جائے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ کا کفر کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (135) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور جو کوئی بھی اس فعل کا مرتکب ہو اسے توبہ کرنا ہو گی اور اس کا کفارہ ادا کرنا ہو گا، کفارہ یہ ہے کہ: ایك یا آدھا دینار فقراء و مساکین پر صدقہ کرے؛ کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کرنے والے شخص کے متعلق فرمایا:

" وہ شخص ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے "

مسند احمد حدیث نمبر (2032) سنن ابو داود حدیث نمبر (264) سنن ترمذی حدیث نمبر (135) سنن نسائی حدیث نمبر (289) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (640) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور دینار سوا چار گرام سونے کا ہوتا ہے، اس لیے آپ اتنے سونے کی قیمت صدقہ کریں، یا اس سے آدھی قیمت، اور اس کے ساتھ پختہ عزم بھی کریں کہ آئندہ کبھی ایسا کام نہیں کرینگے.

دوم:

اگر تو رمضان المبارک میں جماع سے آپ یہ مقصد لے رہے ہیں کہ: رمضان المبارک کی راتوں میں حائضہ عورت سے جماع کرنا، تو اس کے لیے وہی واجب ہے جو اوپر بیان ہوا ہے اور توبہ و استغفار بھی کریں.

اور اگر آپ کا مقصد دن کے وقت روزے کی حالت میں جماع کرنا ہو تو یہاں دو عظیم گناہ جمع ہوئے ہیں، اور وہ رمضان کا روزہ توڑنا اور حیض کی حالت میں جماع کرنا.

حیض کی حالت میں جماع کرنے کا حکم تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے.

اور رہا مسئلہ جماع کر کے روزہ توڑنا تو اس کے نتیجہ میں پانچ اشیاء مرتب ہوتی ہیں:

اول:

گناہ

دوم:

روزہ ٹوٹنا.

سوم:

باقی سارا دن روزہ توڑنے والی اشیاء سے اجتناب کرنا.

چہارم:

قضاء ميں روزہ ركھنا واجب ہوگا.

پنجم:

توبہ كے ساتھ ساتھ كفارہ كى ادائيگى واجب ہوتى ہے.

چنانچہ آپ پر اس دن كے روزے كى قضاء ميں روزہ ركھنا اور اس كے ساتھ اس كا كفارہ بھى ادا كرنا واجب ہوتا ہے، اور اس كا كفارہ يہ ہے:

ايك غلام آزاد كرنا، اگر يہ نہ ملے تو دو ماہ كے مسلسل روزے ركھنا، اور اگر كوئى شخص اس كى بھى استطاعت نہيں ركھتا تو پھر وہ ساٹھ مسكينوں كو كھانا كھلائے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (22938) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اللہ تعالى سب كو ايسے كام كرنے كى توفيق نصيب فرمائے جو اللہ كو پسند ہيں اور جن سے وہ راضى ہوتا ہے.

واللہ اعلم .